قرآن مجید کئی علوم کا ماخذ

مؤلف

محمد ارشاد علی

مولوی عالم (نظامیہ) بی۔ کام (عثمانیہ)

تفصیلات طباعت

نام کتابچہ	قرآن مجید کئی علوم کا ماخذ
مؤلف	محمد ارشاد علی
صفحات	١٧
اشاعت	اپریل ٢٠٠٨
قیمت	مُفت
اہتمام	صاحبزادہ محمد طاہر علی
ای میل	islahitohfa@gmail.com

مزید موضوعات

https://islahitohfa.com

تنبیہ

ترتیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن مجید کئی علوم کا ماخذ

ا۔ مسلمانوں نے سب سے زیادہ توجہ ریاضیات - فلکیات پر دی ہے۔
۲۔ الجبرااور کیمسٹری کے اصول مسلمان سائنس داں بنائے۔

"قرآن مجید ایک آفاقی، جِدَّت پسند اور زندہ شہادت ہے۔"

-مسلمان فضلاء کے عُلوم -

Chemistry	کیمیاء
Physics	طبیعات
Astronomy	فلکیات
Geology	ارضیات
Biology	حیاتیات
Agriculture	زراعت
Medicine	طب
Botany	نباتات
Geometry	علم ہندسہ
Oceanology	علم البحر
Mathematics	ریاضی

تعمیر انسانیت "The Making of Humanity" کا مصنف R.Briffault بھی سائنس کے بارے میں مسلمانوں کی سائنسی ترقی کا معترف ہے۔

(۱) سائنسی استدلال موجودہ زمانے میں معجزاتی استدلال کا بدل ہے۔
(۲) جدید سائنس نے تمام "دینی تعلیمات" کو عملی طور پر ثابت شدہ یا کم از کم قابل فہم بنادیا ہے۔
(۳) سائنسی تحقیقات کے ذریعے کائنات کے جو حقائق معلوم ہوئے ہیں وہ قرآن مجید کی دعوت کو ہر سطح پر ثابت کر رہے ہیں۔ سائنسی مشاہدات ارباب فکر و نظر کیلئے سرمایہ بصیرت کی حیثیت رکھتے ہیں کہ ہر قدم پر سائنس، آیات الٰہی کی تصدیق اور تائید کر رہی ہے۔

ہجری کا تعین

اصل تاریخ ہجرت مدینہ (ایک تحقیق کے مطابق) ۱۲ ستمبر ۲۶۶ء مطابق ۱۴ نبوی ۲۷ سفر بروز پنجشنبہ بوقت شب ہے۔ چنانچہ ہجرت کے تعین کا کام ۱۶-۱۷ھ میں حضرت عمر کے زمانہ خلافت میں طے پایا کہ ماہ محرم کو ہجرت کا پہلا مہینہ مقرر کریں۔

اول محرم ۱ ہجری	۱۶ جولائی ۶۲۲ء
اول محرم ۱۰ ہجری	۹ اپریل ۶۲۲ء

اول محرم ۲۰ ہجری	۲۱ ڈسمبر ۶۴۰ء
اول محرم ۳۰ ہجری	۴ سپٹمبر ۶۵۰ء
اول محرم ۳۱۰ ہجری	یکم مئی ۹۲۲ء
اول محرم ۵۵۰ ہجری	۷ مارچ ۱۱۵۵ء
اول محرم ۶۶۰ ہجری	۲۶ نومبر ۱۲۶۱ء
اول محرم ۷۰۰ ہجری	۱۶ سپٹمبر ۱۳۰۰ء
اول محرم ۷۵۰ ہجری	۲۲ مارچ ۱۳۴۹ء
اول محرم ۷۸۰ ہجری	۳۰ اپریل ۱۳۷۸ء
اول محرم ۹۱۰ ہجری	۱۴ جون ۱۵۰۴ء

تاریخ پیدائش رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۲۲ اپریل ۵۷۱ء ہے

وصال مبارک ۱۲/۳/۱۱ھ م ۶/۸/۶۳۲ء

مدت نبوت.... ۲۳ سال

خلافت راشدہ.... ۶۳۲-۶۶۱	خلافت اُمُویّہ - ۴۱—۱۳۲ھ ، ۲۲۱ — ۷۴۹ء
حضرت ابو بکرؓ ۱۱--۱۳ھ	
حضرت عمرؓ.... ۱۳—۲۳ھ	خلافت عباسیہ ۱۳۲—۶۵۶ھ ، ۷۴۹—۱۲۵۷ء
حضرت عثمانؓ.... ۲۴--۳۶ھ	
حضرت علی کرم اللہ.... ۳۶--۴۰ھ	خلافت فاطمی ۶۵۶ھ -

۱۴ صدی عیسوی کے چند نامور مسلم سائنس دانوں کا تعارف

ایک مغربی محقیق کا تبصرہ: مسلمانوں کے دور عروج میں مسلمانوں کی تحقیق اور ایجادات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ مسلمان آرکیٹکچرس نے دنیا کی خوبصورت عمارتوں کے ڈیزائن بنائے اس کے ماہرین ریاضی نے الجبراء کی تخلیق کی جس سے کمپیوٹر کی ایجاد ممکن ہوئی۔اسکے ڈاکٹروں نے انسانی جسم کا معائینہ کر کے امراض کے نئے علاج دریافت کئے۔ اسکے ماہرین فلکیات نے آسمان کے ستاروں کو دریافت کر کے خلاء کا سفر اور خلائی مہمات (Campaign) کیلئے راستہ ہموار کیا۔ اس کے ادیبوں نے عزم و حوصلے اور عشق و محبت کی ہزاروں کہانیاں تخلیق کیں۔اسطرح مسلمانوں کی کاوشیں ہر میدان میں رہی ہیں۔

تھے توآ بادہ تمھارے ہی مگر تم کیا ہو؟
ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردا ہو۔ اقبالؔ

(ا) محمد بن موسیٰ الخوارزمی - ماہر فلکیات، ریاضی دان، اور ماہر جغرافیہ تھے، ۷۷۰ء (۱۵۳ھ) میں ایران سے پیدا ہوے۔ایک دیہات جس کا نام کھیوا تھا۔ جواب اُزبکستان کے حدود میں ہے۔پر خوازم خاندان سے ہیں۔ وہ عرب کے بہت بااثر ریاضی داں تھے۔ہارون رشید کے بیٹے مامون رشید کے دور میں الخوارزامی کو بہت شہرت حاصل ہوئی۔ ان کی مشہور کتاب الجبر وا المقابلہ ہے۔ اس لفظ کو یوروپیوں نے الجبرا (Algebra) بنادیا ہے۔اِن کے بعد اِن کے نام سے منسوب کام الگورتھم (Algorithm) ہے۔ عربی ہندوں (Numerical) کو اہل مغرب سے متعارف کرنے والا شخص بھی الخوارزمی ہی ہے۔ انھوں نے ہی ۹ عربی

ہندسوں (Numerical) کو صفر کی علامت کے ساتھ استعمال کرنے کا طریقہ شروع کیا تھا۔ یہ ماہر فلکیات بھی تھے انھوں نے کئی کتابیں لکھیں۔ جغرافیہ کے ماہرین کی ایک جماعت نے دنیا کا پہلا گلوب تیار کیا تھا۔

(۲) ابو عبد اللہ البتانی - (۸۵۸ ــ ۹۲۹ء) یہ ایک مشہور ریاضی داں، ماہر فلکیات اور ایک عظیم مسلم ماہر فلکیات تھے۔ کئی اہم دریافتوں کا سہرا ان کے سر ہے جو ان کی ۴۶ سالہ محنت کا نتیجہ ہے۔ ایک عظیم ان کی دریافت شمسی سال کا تعین ہے یعنی ۳۶۵ دن ۵ گھنٹے ۴۶ منٹ اور ۲۴ سکینڈ ہے۔ جو جدید اندازے سے بالکل قریب ہے۔

(۳) ابن صباح الکندی (۸۰۰ء) کے قریب کوفہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد ہارون رشید کے خاندان سے منسلک تھے۔ الکندی، المامون، المعتصم اور الستوکل کے ہم عصر تھے۔ (۲۱۸ ــ ۲۴۰ھ) ۔ یہ ایک فلسفی، ریاضی داں، طبیعات دان، ماہر فلکیات، طبیب - اور ماہر جغرفیہ کے ساتھ موسیقی میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ انکو عربوں کا فلسفی بھی کہا جاتا ہے۔ انھوں نے ریاضی کی چار کتابیں لکھیں۔ انھوں نے جدید علم اعداد (Numerology) کی بنیاد رکھی۔ وہ یونانی سائنس اور فلسفہ میں قابل لحاظ معلومات رکھتے تھے۔ ان کا ۸۷۳ء میں انتقال ہوا۔

(۴) ابو النصر الفارابی - ۸۷۰ ــ ۹۵۰ء ترکستان کے صوبے فاراب کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے طبیعات، علم موسمیات اور منطق پر ارسطو کی کتابوں پر تبصرے کئے، اسلئے انکو معلم ثانی کہا جاتا ہے۔ (ارسطو ۳۲۲ - ۳۸۴ ق م) آنھوں

نے قواعد، منطق، فلسفہ، موسیقی، ریاضی اور سائنس کی تعلیم حاصل کی۔ انھوں نے مختلف علوم کے علاوہ اپنے ترجمے سے یونانی فلسفہ کو اسلامی دنیا میں متعارف کیا۔ وہ عباسی خلافت کے چھٹے خلیفہ کے ہم عصر تھے۔ انھوں نے سماجیات اور سیاسیات پر کئی کتابیں لکھیں۔ نفسیات اور علم روح انسانی پر لکھی گئی کتابیں اِن کی اپنی تحقیق پر مبنی ہیں۔ ان کو کتابیں تلف (destruction) ہو جانے کے باوجود انکی ۱۱۷ کتابیں موجود ہیں۔

(۵) جابر بن حیّان- وفات (۸۰۳ء) آٹھویں صدی کے عرب کیمیا ساز (Chemist) اور طبیب ہیں۔ وہ کوفہ اور بغداد میں رہے۔

(۶) الرّازی - (۸۶۴ - ۹۳۰ء) طلب، علم العین، چیچک، کیمیاء، فلکیات میں ماہر تھے۔ ایران کے شہر رے (RAYY) کے باشندے تھے جو تہران کے قریب واقع ہے۔ وہ حالت مرض کی مفصل پیش کشی اور اس پر اپنی رائے اور اسکی تشخیص (appraisal) کیلئے خاص طور پر جانے جاتے ہیں۔ وہ فلسفہ کیمیاسازی، کیمیا گری اور موسیقی کی تعلیم پائے تھے۔

(۷) الوفا محمد البُوزجانی (۹۴۰ -- ۹۹۷ء) اوہ بزجان (نیشاپور) ایران میں پیدا ہوئے۔ وہاں سے عراق کیلئے نقل وطن کیا اور بغداد میں ایک ماہر ریاضی و فلکیات کی حیثیت سے کامیاب زندگی بسر کی۔ ریاضی میں اِن کے عالمانہ نسخوں (Prescriptions) کے علاوہ علم ہندسہ (Numerical) اور علم مثلث (Triangle) اور دیگر مقالوں کی بدولت شہرت حاصل ہوئی۔ ان کے علاوہ عربی

اور یونانی زبان کے مترجم بھی تھے۔ ان کی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ریاضی کی تصانیف میں علم الحساب ، الکتاب الکامل، کتاب الہندسہ (اپلائیڈ جیومیٹری) شامل ہیں۔

(۸) ابُو علی الحَسن الہشیم (۹۶۵ــ۱۰۴۰ء) وہ بصرہ میں پیدا ہوے۔ زندگی کا زیادہ تر حصّہ مصر میں گزرا، بصیرت، ریاضی، فلکیات، علم ہندسہ میں ماہر تھے۔

(۹) ابُو ریحان البیرُونی (۹۷۳-- ۱۰۴۸ء) خوارزم میں پیدا ہوئے وہ ایک سنجیدہ ماہر فلکیات، ریاضی داں تھے۔ اپنے عہد کی سیاسی شورِش (fame) کے باوجو عمر بھر علم کے اکتساب میں رہے۔ ان کے نقشے اور خاکے ریاضی کے میدان میں قابل لحاظ کام انجام دیے۔ ان کی کتاب کتاب الہند ، ہندوستانی مذہب ، فلکیات ، علم نجوم اور ہندوستان ادب پر مشتمل ہے۔

(۱۰) نصیر الدّین الطوسی (۱۲۰۱ــ۱۲۴۷ء) یہ طوس (ایران) میں پیدا ہوئے۔ فلکیات ، علم ہندسہ ، منطق ، طبیعات ، مابعد الطبیعات ، ریاضی فلکیات کی تعلیم حاصل کی۔ فلکیات کے میدادن میں انھوں نے پیش قیمت علمی اضافے کیے۔ یونانی کتابوں کے متن پر شرحیں لکھیں۔

(۱۱) ابن ُالنفیس دمَشقیی (۱۲۱۳- ۱۲۸۸ء) دمشق میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے طب ، فقہ ، ادب ، دینیات کی تعلیم پائی۔ وہ شافعی مسلک کے اصول قانوں میں ایک ماہر کی حیثیت سے مشہور تھے۔ وہ طبیب کی حیثیت سے بھی مشہور تھے ان کی تصانیف علم طب ہی سے متعلق تھیں۔

(۱۲) ابو علی الحسین بن عبد اللہ ابن سینا (۹۸۰ -- ۱۰۳۷ء) یہ ایران کے شہر اصفہان میں پیدا ہوے۔ ذہانت اور قوت حافظ غیر معمولی تھا۔ وہ علوم میں آگے تھے۔ وہ ۱۴سال کی عمر میں ایک طبیب ایک فلسفی کی حیثیت سے شہرت پائی۔ دس سال کی عمر میں مکمل قرآن مجید اور کئی علوم پڑھ لیے۔ ۱۷ سال کی عمر سے نوح ابن منصور کا کامیاب علاج کیا۔ وہ شاہی لائبریری سے استفادہ کرنیکی اجازت چاہی۔ اپنے والد کے انتقال کے بعد وہ بخارا سے جنجر چلے گئے، وہاں ابوریحان البیرونی سے ملاقات ہوئی اسکے بعد وہ رے (RAYY) چلے گئے پھر ہمدان جاکر اپنی مشہور کتاب القانون الطب تصنیف کی۔ ان کی کتاب میں ۷۶۰ دواؤں کا ذکر ہے۔ طب کے علاوہ ریاضی طبیعات میں ماہر تھے۔ فلسفے کے متعلق ان کی کتاب الشفاء مشہور کتاب ہے۔

(۱۳) عمر خیام (۴۱۰ھ -- ۵۲۶ھ) نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ ماہر ریاضی ماہر فلکیات، طبیب اور شاعر تھے۔ وہ زیادہ سمرقند میں رہے وہ زندگی بھر علوم کے حصول میں علمی مراکز سمرقند، بخارا، بلخان، اصفہان کا سفر کیا۔ وہ الجبرا کے ماہر تھے۔ انوں کے شمسی کیلنڈر ۱۰۷۰ء میں تیار کیا۔ اس کا نام التاریخ الجلالی رکھا۔ ان کی رباعیات کا ترجمہ انگریزی میں ہوا جسکی وجہ سے یہ مغربی دنیا میں کافی مشہور ہیں۔ حکمائے یونان کے نظریات کے معلم اول ارسطو کی بکثرت آرا کو نشانہ بنانے والے اور تحقیقی اور تنقیدی نظر سے تصانیف کرنے والے مسلم فلاسفہ یہہ تھے۔ ابو النصر الفارابی ابو علی ابن سینا اور اندلس میں قاضی ابو الولید بن رُشد اور وزیر ابو بکر بن الصائغ وغیر ہم تھے۔

(۱۴) ابْنِ الْبَیْطَار ضِیَاءُ الدِّین الْمُلَاقی۔ یہ اسپین کے ایک عظیم مسلم سائنس داں ماہر نباتات اور دور ساز تھے۔ ۱۲ ویں صدی کے اَوَاخر میں اسپین کے ایک کے شہر ملاقا میں انکی پیدائش ہوئی۔ ان کا سب سے بڑا کارنامہ عربی میں لکھی گئی انکی کتاب الکتاب الجامع فی الادویۃ المُفرّدۃ ہے جس میں طبّی پودوں کے بارے میں بتلایا گیا ہے۔ یہ کتاب ۱۴۰۰ مختلف اجزاء خصوصاً طبّی پودوں اور سبزیوں پر مشتمل ہے۔ جن کے منجملہ ۲۰۰ پودری کے متعلق پہلے کسی کو علم نہیں تھا۔ اس کتاب میں ۱۵۰ (بیشتر) عربی مصنفین کا حوال دیا گیا ہے۔ اسکے علاوہ اس میں ۲۰ قدیم مصری سائنس دانوں کا حوالہ بھی دیا گیا ہے اس کتاب کا لاطینی (Latin) زبان میں ترجمہ ۱۷۵۸ء میں کیا گیا۔

ان کی دوسری کتاب " الکتاب الْمُلْغَنِی فِی الادویۃِ الْمُفردۃ ہے جو کہ ادویات کی انسائیکلوپیڈیاء (Encyclopedia) ہے۔ جس میں دواؤں کی طبّی اِفادیت کے مطابق درجہ بندی کیگئی ہے۔ ایک میں ۲۰ ایسے ابواب ہیں جن میں پودوں کے متعلق بتلایا گیا ہے جو سر، کان، آنکھ وغیرہ کی بیماریوں کے علاج کیلئے فائدہ مند ہیں ۔ سرجری (Surgery) سے جُڑے مسائل میں انھوں نے بارہا مسلم سرجین ابو القاسم زہراوی کا حوالہ دیا ہے۔ عربی کے علاوہ البیطار نے پودوں کو یونانی ولاطینی (Greek Latin) نام بھی دیے۔

منگول سلطنت کی تین عظیم مذہبی شخصِیتیں۔

مولانا جلال الدین رومی —(۶۰۴ھ -- ۶۷۲ھ) خراسان کے شہر بلخ میں ۹/۳۰/ ۱۲۰۷ء کے دن پیدا ہوئے۔ اسلامی تصّوف اور فلسفہ پر فارسی زبان میں انکی

تصنیف مثنوی بڑی شہرت رکھتی ہے۔ لیکن آپ کی شہرت بطور ایک صوفی شاعر کے ہوئی، جلال الدین رومیؒ نے ۳۵۰۰ غزلیں ۲۰۰۰ رباعیات اور رزمیہ نظمیں لکھیں۔

مسلح الدین سعدی ۱۲۱۰ء میں ایران کے شہر شیراز میں پیدا ہوئے۔آپ کا خاندان علم و فضل کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔اس خاندان کے اکثر افراد علماء دین تھے۔ شیخ سعدی نے بچپن میں ہی یتیم ہو جانے کے باعث غربت اور سخت مشکلات کا سامنا کیا اور بہتر تعلیم کے لیے آپ نے اپنے آبائی شہر کو خیر باد کہا اور بغداد تشریف لے آئے اور المدرسۃ النظامیہ میں داخلہ لیا، جہاں آپ نے اسلامی سائنس، قانون، حکومت، تاریخ، عربی ادب اور اسلامی الٰہیات کی تعلیم حاصل کی۔ سعدی شیرازی کا نعتیہ کلام بلغ العلی بکمالہ , کریم السجایا جمیل الشیم , عرش اس کمیں پایہ زایوان محمد ہے۔

بلغ العلے ابکمالہ

(وہ اونچائی پر پہنچا اپنے علمی کمال سے)

کشفَ الدُجیٰ بجمالہ

(وہ اندھیروں کو دور کیا اپنی خوبصورتی سے)

حسُنت جمیعُ خِصالہ

(اسکی ساری خصلتیں اچھی ہیں)

صلو علیہ وآلہ

(تم درود بھیجو اسپر اور اسکی آل پر)

فرید الدّین عطار ۔ ۱۱۴۶ء میں نیشا پور میں پیدا ہوئے ۔ اصل نام محمد ہے فریدالدین لقب ہے اور عطر فروشی کیوجہ سے شیخ عطار مشہور ہوئے ۔ خوارزم کے طبیب خاص بھی تھے۔ آپکی تصانیف ۴۰ ہیں آپ عالم تھے مفکّر تھے شاعر تھے موضوعات طریقت ،ادب ،اخلاق و حکمت ہیں۔ چنگیزی حملوں کے دوران مغل سپاہیوں نے گرفتار کر کے آپکو شہید کر ڈالا۔ تذکرۃالاولیاء ان ہی کی تصنیف ہے۔

زمین کی گردش اور عبادات کے اوقات

ہر مسجد میں نظام الاوقات کا چارٹ لگا ہوتا ہے جس میں شمسی مہینوں کے مطابق سال بھر کے طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے اوقات اور پانچ وقت کی نمازوں کے اوقات درج ہوتے ہیں۔ لیکن کسی ایک مقام یا کسی ایک شہر یا کسی ایک ملک کے اوقات میں کئی برسوں سے کوئی تبدیلی یا کوئی تصحیح کی ضرورت نہیں پیش آئی۔ نمازوں کے علاوہ روزوں کے ابتدائی وقت اور انتہائی وقت کیلئے بھی اس چارٹ کو دیکھتے ہیں۔

انسان پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات ہیں ایک یہ بھی ہے کہ اس نے انسان کو علم النجوم سے بہرہ ور فرمایا۔

سورج اور زمین کی اپنی اپنی گردش

اور

زمین کی گردش سورج کے اطراف سے انسان کو واقف کرایا۔

ساتھ ہی ساتھ انسان کو وقت کا علم بھی عطا کیا اور کسی بھی مقام کے طول بلد اور عرض بلد اور تعیین وقت کیلئے انکی افادیت اور اہمیت سے روشناس کرایا۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ان نعمتوں کی وجہ سے انسان اس قابل ہو سکا کہ وہ ساری دنیا کے مختلف حصوں میں سال بھر میں آفتاب کے طلوع ہونے اور غروب ہونیکے اوقات۔ معلوم کر سکے۔ کیونکہ سورج کے طلوع ہونے اور غروب ہونیکے اوقات میں اور نماز کے اوقات میں کئی برسوں سے کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت نہیں پڑی۔ اسکا مطلب یہ ہوا کہ سورج کی اپنی گردش اور زمین کی اپنی گردش اور سورج کے اطراف زمین کی گردش میں کوئی فرق واقع نہیں ہوا۔

سورج کے طلوع اور غروب کے اوقات سال بھر میں مختلف ہوتے ہیں لیکن اسے اختلاف کے باوجود دن رات کی مجموعی مدت ہمیشہ یکساں رہی۔ دن اور رات کی اسی مدت کو دن (DAY) کا نام دیا گیا ہے۔

دن اور رات کی مجموعی مدت کے ہمیشہ ایک ہونے میں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک لطیف اشارہ یہ تھا کہ زمین دراصل اپنے ہی محور پر ایک چکر پورا کرتی ہے۔ اور اس چکر کے نتیجے میں دن رات بنتے ہیں۔ چونکہ ایسی چکر کی مدّت ہمیشہ ایک ہی ہوتی ہے اسلئے دن رات کی مجموعی مدت بھی ہمیشہ ایک ہی ہوتی ہے۔

نمازوں کے اوقات : انسان سورج کے طلوع اور غروب کے اوقات کے ساتھ ساتھ طلوع کے بعد اور غروب کے بعد فضاء (Atmosphere) میں رونما (Appear) ہونیوالی تبدیلیوں کی پہچان بھی ہو گئی۔ جیسے شفق اور صبح صادق کی کیفیت وغیرہ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے نماز، روزوں کے اوقات کیلئے فطرت (قدرت) میں موجود صحیح علامات کی نشاندہی فرمادی تاکہ انسان بلا تکلیف ساری

نمازیں اپنے اپنے وقت پر ادا کر سکے۔ اسی طرح سحر اور افطار میں بھی وقت کی پابندی کر سکے۔

فجر کے اوقات :- فجر کے ابتدائی وقت کیلئے سورہ طور آیت ۴۹ - (ابتداء وقت فجر) ﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ﴾ (اور رات کے بعض اوقات میں بھی اور ستاروں کے غروب ہونیکے بعد بھی اس کی تسبیح کیا کروں یعنی جب ستارے پلٹنے لگیں یا نظروں سے اوجھل ہونے لگیں تو وقت فجر شروع ہوتا ہے۔

اور انتہائی وقت کیلئے سورہ طه کی آیت ۱۳۰ ﴿وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا﴾ اور سورج کے نکلنے سے پہلے اور اسکے غروب ہونے سے پہلے اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیا کروں۔ یعنی سورج کے طلوع ہونے سے کچھ دیر پہلے تک فجر کا وقت ہوتا ہے۔

ظہر کے اوقات :- اسی طرح ظہر کی نماز کا ابتدائی وقت بنی اسرائیل کی آیت ۷۸ کے مطابق لِدُلُوكِ الشَّمْسِ یعنی سورج کے ڈھلنے یا زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے۔ ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ ۖ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ (اے محمد سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک (ظہر عصر مغرب عشاء کی) نمازیں اور صبح کو قرآن پڑھا کرو۔ کیوں صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا موجب حضور (ملائکہ) ہے۔

ظہر کا انتہائی وقت :- سورہ روم ۱۸ ﴿وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ﴾ (اور آسمان اور زمین میں اس کی تعریف ہے اور تیسرے پہر بھی اور جب دوپہر ہو اسوقت بھی نماز پڑھا کرو)

نماز عصر کی ابتداء :- نماز عصر کی ابتداء کیلئے مذکورہ آیت میں عَشِيًّا یعنی تیسرے پہر ہے۔ نشاندہی کیگئی ہے اور انتہائی وقت کیلئے سورۃ طہ آیت نمبر ۱۳۰ میں وَقَبْلَ غُرُوبِهَا اور سورج کے ڈوبنے کی حد مقرر کر دیگئی ہے۔وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا. اور سورج کے نکلنے سے پہلے اور اسکے غروب ہونے سے پہلے اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کیا کرو۔

نماز مغرب کی ابتداء :- کیلئے سورہ روم آیت نمبر ۱۷ میں حِينَ تُمْسُونَ شام کی تسبیح سے مغرب کی نماز کے ابتدای وقت کی طرف اشارہ ہے۔﴿فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ﴾ جس وقت شام ہو اور جس وقت صبح ہو خدا کی تسبیح کر دیعنی نماز پڑھو۔

نماز مغرب کے انتہائی :- وقت کیلئے سورہ اسرا آیت ۷۸ میں غَسَقِ اللَّيْلِ یعنی اندھیرا پھیلنے کی حد مقرر کر دیگئی ہے۔﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ﴾

نماز عشاء :- کی ابتداء وقت کیلئے غَسَقِ اللَّيْلِ ہے اور سورہ ھود آیت ۱۱۴ میں زُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ یعنی اندھیرا پھیلنے یا رات کا کچھ حصّہ گزرنے کے ساتھ ہی شروع ہوتا ہے۔اور وَإِدْبَارَ النُّجُومِ یعنی تاروں کے پلٹنے کے وقت تک رہتا ہے۔

روزے کے اوقات :-سورۃ البقرۃ - ۱۸۷ - - وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ۔ اور کھاو پیو یہاں تک کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے پھر روزہ رکھ کر رات تک پورا کرو۔ روزہ کی ابتداء یعنی صبح صادق سے قبل اورانتہاء غروب آفتاب حد ہے۔

سال کے ۱۲ ماہ :- اور سال کے ۱۲ ماہ مقرر کر دیے گئے ہیں سورہ توبہ ۳۶ إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا خدا کے نزدیک مہینے گنتی میں بارہ ہیں۔

وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤلف وجملہ معاونین و اہل و عیال کو اجر کثیر سے نوازے اور اس کتاب کو ان کی میزان میں حسنات کا ذخیرہ بنادے اور اس کا نفع عام فرمادے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت کا یقین، عقل سلیم اور فکر مستقیم عطا فرمائے۔

مؤلف

محمد ارشاد علی

مولوی عالم (نظامیہ) بی۔کام (عثمانیہ)

ڈی۔ یف۔ ی۔ ناگپور کالج

" مولف کتاب "اصلاحی تحفہ" خادم تدریس القرآن باہتمام

باہتمام

صاحبزادہ محمد طاہر علی